



Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies

Volume 5, Issue 1 (January - June 2022)

eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907

Journal DOI: <https://doi.org/10.55603/alwifaq>

Issue DOI: <https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1>

Home Page: <https://alwifaqjournal.com/>

Journal QR Code



Article

عہد خلافت عثمانیہ میں منتخب عربی کتب سیرت کا تجزیہ

An Analysis of Arabic Books on the
Biography of Holy Prophet (PBUH) during
the Ottoman Caliphate

Authors

Dr. Shagufta Naveed¹

Dr. Riasat Ali²

Affiliations

¹Gift University, Gujranwala, Pakistan.

²University of Gujrat, Gujrat, Pakistan.

Published

30 June 2022

Article DOI

<https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1.u13>

QR Code



Citation

Shagufta Naveed, Dr. and Riasat Ali, Dr.

"An Analysis of Arabic Books on the
Biography of Holy Prophet (PBUH) during
the Ottoman Caliphate" Al-Wifaq, June
2022, vol. 5, no. 1, pp. 213–228

Copyright Information:



An Analysis of Arabic Books on the Biography of Holy Prophet (PBUH) during the Ottoman Caliphate © June 2022 by Dr. Shagufta Naveed & Dr. Riasat Ali is licensed under [CC BY 4.0](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

Publisher Information:

Department of Islamic Studies, Federal Urdu
University of Arts Science & Technology,
Islamabad, Pakistan.

Indexing



عہد خلافت عثمانیہ میں منتخب عربی کتب سیرت کا تجزیہ An Analysis of Arabic Books on the Biography of Holy Prophet (PBUH) during the Ottoman Caliphate

*ڈاکٹر شگفتہ نوید

**ڈاکٹر ریاست علی

ABSTRACT

This research paper deals with the analysis of writing the Biography of the Holy Prophet (PBUH) in the Arabic language during the Ottoman Caliphate. In the history of Islam, the biography of the Holy Prophet (PBUH) has supreme importance in the context of the religious, cultural, political, economic and social system. This is the reason why Muslims have preserved all the life of the Prophet (PBUH) in writing according to their religious requirements.

In this regard, the Ottoman Caliphate has an outstanding significance in the evolution of the books on Sirah. In this glorious era, biographers have presented various aspects of the biography of the Holy Prophet of Islam in a very elegant and beautiful style. In addition to Turkish, they have written in Persian and Arabic. Among the Arabic language, biographers are Ayesha Ba'uniya, Shahabuddin Qastalani, Muhammad bin Yusuf Salehi, Ali bin Ibrahim Halabi Shafi'i, Shahabuddin Khafaji, Ibrahim bin Mustafa Halabi, Shahadabud-Din Zarqani and Allama Yusuf bin Ismail Nabhani. They had written very important books on the subject of the Sirah in Arabic. There is a need to analyze the books of Sira written in the Arabic language in this specific era so that the way to use them in modern times can be paved. This article has been presented to meet this intellectual and scholarly need.

KEYWORDS:

Arabic, Biography, Holy Prophet, History, Islam, Muslims, Ottoman Caliphate, Sirah

تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے مذہبی، تہذیبی، سیاسی، معاشی اور سماجی نظام کے پس منظر میں سیرت نگاری کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ مسلمانوں کا ضابطہ حیات پیغمبر اسلام ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے شعبہ ہائے زندگی کے مختلف الجہات پہلوؤں کو ضبط تحریر میں محفوظ کر لیا ہے۔ سیرت طیبہ کا کوئی ایک

*شعبہ علوم اسلامیہ، گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ، پاکستان

**شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، پاکستان

بھی ایسا گوشہ نہیں ہے جس پر مسلم علماء و محققین نے کچھ لکھنا ہو۔ اس عظیم الشان کام کا آغاز عہد نبوی ﷺ سے ہوا۔ صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی زندگی کے حالات و واقعات اور معمولات کو بیان کیا۔ خلفائے راشدین، تابعین اور تبع تابعین کے درخشاں ادوار میں محدثین نے آپؐ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کیا، اس سے سیرت نگاری کے مختلف رجحانات پیدا ہوئے۔¹ ابتدائی کتب سیرت میں عروہ بن زبیر اور محمد بن اسحاق کی تالیفات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔² بعد ازاں مختلف ادوار حکومت میں دنیا کی متعدد زبانوں میں کثیر تعداد میں اس موضوع پر کتب تحریر کی گئیں۔³ یاد رہے کہ سیرت نگاری مسلمانوں کا علمی مشغلہ ہی نہیں ہے بلکہ دین کی ضرورت بھی ہے۔⁴

تربیتی و تہذیبی مقاصد کی تکمیل اور حُب رسول ﷺ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے عہد خلافت عثمانیہ میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق غیر معمولی علمی و تحقیقی کام ہوا۔ خلافت عثمانیہ تاریخ اسلام کا ایک ایسا روشن باب ہے جس میں سیرت نگاروں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بڑے عمدہ اور حسین پیرائے سے بیان کیا ہے۔ بہت سے محققین نے اس دور کے سیرت نگاروں کی کاوشوں اور اُن کے مناجح و اسالیب کی تعریف کی ہے۔ اُن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے ترکی زبان کے علاوہ فارسی اور عربی زبان میں بھی سیرت نگاری کی ہے۔ عربی زبان کے سیرت نگاروں میں عائشہ باعونیہ (1460-1517ء)، شہاب الدین قسطلانی (1447-1517ء)، محمد بن یوسف صالمی (1536-1566ء)، علی بن ابراہیم حلبی شافعی (1567-1635ء)، شہاب الدین خفاجی (1569-1659ء)، ابراہیم بن مصطفیٰ حلبی (1776ء)، شہاب الدین زرقانی (1645-1710ء) اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی (1849-1932ء) شہرت کے حامل ہیں۔ انہوں نے عربی زبان میں سیرت کے موضوع پر نہایت ضخیم کتب تحریر کیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس عہد میں عربی زبان میں لکھی گئیں کتب سیرت کا تعارف و جائزہ پیش کیا جائے تاکہ عصر حاضر کے سیرت نگاروں کو سیرت کے کثیر الجہات پہلوؤں کو واضح کرنے کے لیے ان سیرت نگاروں کے مناجح و اسالیب سے متعلق جانکاری حاصل ہو سکے اور علم و تحقیق کی مزید راہیں ہموار ہو سکیں۔ اسی علمی و تحقیقی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے موضوع کے طور پر "عہد خلافت عثمانیہ میں منتخب عربی کتب سیرت کا تجزیہ" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا کو تین اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے جزو میں موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے جزو میں عہد خلافت عثمانیہ میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق منتخب عربی کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جبکہ تیسرے جزو میں خلاصہ بحث تحریر کیا گیا ہے۔

عہد خلافت عثمانیہ میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق منتخب عربی کتب کا جائزہ

عہد خلافت عثمانیہ میں سیرت نگاری کے مختلف اسالیب اور رجحانات پائے جاتے تھے۔ محدثین نے اس عہد میں بہت سی زبانوں میں نبی کریم ﷺ کی سیرت پر لکھا ہے۔ ذیل میں چند عربی کتب سیرت کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

i۔ الفتح المبین فی مدح الامین

سیرت کے وسیع تر مفہوم میں نعتیہ کلام اور قصائد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس ضمن میں عہد خلافت عثمانیہ کو شرف و امتیاز حاصل ہے کہ اس میں نثری اسلوب کے علاوہ منظوم صورت میں بھی پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت پر کتابیں تحریر کی گئی ہیں۔ اُن میں عائشہ باعونیہ کی منظوم کتاب "الفتح المبین فی مدح الامین" بڑی شہرت کی حامل ہے، یہ کتاب علمی و ادبی حلقوں میں بڑی مقبولیت رکھتی ہے۔ عادل غزوی اور عباس ثابت دونوں نے مل کر اس پر تحقیق کی ہے، انہوں نے تحقیق شدہ ایڈیشن کا نام "البدیعیۃ و شرحها الفتح المبین فی مدح الامین" رکھا ہے، یہ دارکنان للنشر والتوزیع دمشق کی جانب سے پہلی مرتبہ 2009ء میں شائع ہوئی ہے، صفحات کی تعداد 213 ہے، منظوم کتاب عربی زبان میں ہے، اس کا پہلا شعر یہ ہے:

فی حُسْنِ مَطْلَعِ اقمارِ بَدَی سَلَمٍ	اصْبَحْتُ فی زُمْرَةِ الْعُشَّاقِ کَالْعَلَمِ ⁵
--	--

"(میرے اس قصیدے کا آغاز) بنو سلم میں موجود چاند جیسے میرے محبوب کے حسن سے شروع ہوتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرا شمار عاشقوں میں ہونے لگا ہے۔"

اس کتاب کی مصنفہ کا نام عائشہ باعونیہ دسویں صدی ہجری کی نامور محققہ ہیں، اردن کے مشرق میں عجلون شہر کے ساتھ ایک بستی باعون میں پیدا ہوئیں، اسی نسبت سے باعونیہ کہلاتی ہیں، آپ کے والد کا نام یوسف بن احمد ناصر الدین ہے، آپ کا لقب ام عبد الوہاب ہے، اپنے زمانے میں شاعرہ کی حیثیت سے معروف تھی۔ اُس نے دینی و علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ پرہیزگار ماحول کے میسر آنے کے باعث اُس نے بچپن سے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ادبی اور لسانی علوم کے علاوہ تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر دینی علوم حاصل کیے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے دور دراز کے شہروں کے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ علم فقہ میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے لیے قاہرہ کا سفر کیا، وہاں سے فتویٰ نویسی کی اجازت حاصل کی۔ اس کے اساتذہ میں جمال الدین الحوریانی، سید جلیل اسماعیل خوازمی اور محی الدین الحرموی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ادباء اور صوفیاء سے متاثر ہو کر شاعری کے راستے پر چل پڑی۔ اس فن میں کمال مہارت حاصل کر کے ابن عربی، ابن فرید اور البصیری ایسے عظیم صوفیاء کی فہرست میں بلند مقام حاصل کیا۔ مورخین نے اسے قبل از اسلام کی معروف شاعرہ "اللتاء" کے معیار کی شاعرہ قرار دیا ہے۔ درس و تدریس کے مقدس شعبہ سے وابستہ رہیں۔ اس دوران تصنیف و تالیف میں گہری دلچسپی سے کام کیا۔ کثیر التصانیف مصنفہ ہیں، اُن کی تالیفات میں صوفیانہ طرز و فکر کی حامل دو کتب "الملاح الشریفۃ والاثار المنیفۃ" اور "الفتح الخفی" بڑی اہمیت کی حامل ہیں، حضور ﷺ کی شان میں ایک بہت ہی عمدہ قصیدہ "درالغائص فی بحر المعجزات والخصائص" تحریر کیا ہے، اس کے علاوہ ایک کتاب "الاشارات الخفیۃ فی المنازل العلیۃ" تالیف کی ہے۔⁶ مصنفہ عائشہ نے 922ھ کو حلب میں وفات پائی⁷، یہ اُن دنوں کی بات ہے جب خلافت عثمانیہ مصر،

شام، عراق اور حجاز کو اپنے دامن میں لپیٹ چکی تھی، سلطان سلیم اول کا دور سلطنت تھا۔

ii۔ المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ

خلافت عثمانیہ کی جغرافیائی حدود جنگوں کی باعث مسلسل تبدیل ہوتی رہی ہیں، بائیس جنوری 1517ء کو مصر خلافت عثمانیہ کا حصہ بنا۔⁸ شہاب الدین قسطلانی نے ایک ماہ آٹھ دن خلافت عثمانیہ کا دور پایا ہے۔ ان کی وفات 30 فروری 1517ء کو ہوئی۔ خلافت عثمانیہ کا اخیر زمانہ پانے کی وجہ سے ان کو اس عہد میں شامل کر لیا گیا ہے۔ آپ کی بیوی کا نام عائشہ باعونیہ ہے، فقہ مالکی کے پیروکار تھے۔⁹ آپ نے اپنے وقت کے بے بدل شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی سے کسب فیض کے علاوہ دیگر جلیل القدر اساتذہ کرام اور مشائخ عظام سے استفادہ کیا۔ ان میں سے بعض شیوخ کے اسماء گرامی یہ ہیں: امام عمر بن قاسم انصاری نشار، علامہ عبد الغنی حبیشی، علامہ شہاب بن اسد، علامہ خالد الازہری نحوی، علامہ فخر مقسمی، امام سخاوی، شیخ برہان عجلمانی، شیخ الاسلام شیخ زکریا انصاری، شیخ علوی ثناوی، شیخ النجم ابن فہد اور جلیل القدر محدثہ اور شیعۃ الحدیث زینب بنت امام شوہبی کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں۔

ان کی تصانیف میں "المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ"، "ارشاد الساری شرح صحیح بخاری"، "الاسعاد فی تلخیص الارشاد"، "امتاع الاسماع والابصار"، "الأنوار المضیئة فی شرح البردة"، "تحفة السامع و القاری بختم صحیح البخاری"، "رسالة فی الربع المجیب"، "الروض الزیر فی مناقب الشیخ عبد القادر"، "زیر الرياض"، "العقود والسنیة فی شرح المقدمة الجزریة"، "فتح الدانی فی شرح حرز الامانی"، "فتح المواہبی فی مناقب الشاطبی"، "الکنز فی حمزة وبشام علی الهمزة"، "اللآلئ السنیة"، "لطائف الاشارات لفنون القرأت"، "لوامع الانوار فی الأوعية والأذکار"، "مدارک المرام فی مسالک الصیام"، "مراصد الصلوات فی مقاصد الصلوٰۃ"، "مسالک الخفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰؐ"، "منہاج الابتہاج فی شرح الجامع الصحیح لمسلم بن الحجاج"، "مشارق الأنوار المضیئة فی شرح الکواکب الدریة"، "منہاج الہدایة"، "نزهتہ الأبرار فی مناقب الشیخ أبی العباس أحمد الحرار"، "نفائس الأنفاس فی الصحبة واللباس" اور "النور الساطع فی مختصر الضوء اللامع فی أعیان القرن التاسع للسخاوی" شامل ہیں۔

علامہ قسطلانی کی "المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ" سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر مشہور کتاب ہے، یہ کتاب قاہرہ سے دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ علامہ قسطلانی نے جامعیت اور اعتدال کے پہلو کو مد نظر رکھا ہے، سیرت النبی ﷺ کے تمام پہلوؤں پر تبصرہ کیا ہے، سیرت کے مضامین کو منظم و مرتب انداز میں تحریر کیا ہے، مضامین کو مقاصد میں تقسیم کیا ہے، ہر مقصد کے تحت متعدد فصلیں ترتیب دی ہیں، ہر فصل کو ذیلی عنوانات کے تحت ترتیب دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے پیدائش سے وفات تک زمانی ترتیب سے واقعات لکھے گئے ہیں۔ مغازی، سراپا، غزوات، وفود اور رسول اللہ ﷺ کی صفات سے متعلقہ احادیث نقل کی گئی ہیں۔ حضور ﷺ کے خصائص، جمال، اخلاق، غلام، ازواج، سواریاں،

اسلمہ، کپڑے اور معجزات کا ذکر کیا گیا ہے، ابن عماد حنبلی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:
"المواهب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ کتاب جلیل المقدر عظیم الوقع کثیر النفع لیس له نظیر فی بابہ"¹⁰

"مواهب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ یہ ایک جلیل القدر کتاب ہے، ایسی عظیم کتاب ہے جس میں بہت زیادہ منفعت پائی جاتی ہے، اس کی مثال کہیں پر نہیں ملتی۔"

علامہ قسطلانی نے سیرت سے متعلق واقعات تحریر کرتے ہوئے اُس سے جو حکمتیں اور فوائد مستنبط ہو سکتے تھے اُن پر تفصیل سے بات کی ہے، اس طرز تحریر سے واقعات کی اہمیت اجاگر ہو جاتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ کی ہجرت کا ذکر کرتے ہیں، بعد ازاں سوالات اٹھاتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ہجرت مدینہ اور وفات تک وہاں قیام میں کیا حکمت تھی؟، پھر اس کا جواب لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

"حکمت النبی ﷺ کا اقتضاء یہ تھا کہ آپ ﷺ کے ذریعے اشیاء کو شرف حاصل ہونہ کہ اشیاء کے ذریعے آپ ﷺ کو شرف حاصل ہو۔ اگر آپ ﷺ اپنی وفات تک مکہ میں رہتے تو خیال کیا جا سکتا تھا کہ آپ ﷺ کو مکہ کی وجہ سے شرف حاصل ہو اے جبکہ مکہ کو اس سے قبل حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ذریعے شرف حاصل ہو چکا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ کے شرف کا اظہار کرے۔ اس بنا پر آپ کو مدینہ ہجرت کا حکم دیا۔ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو مدینہ کو آپ ﷺ کی وجہ سے شرف حاصل ہوا۔"¹¹

اس طرح کی مثالوں سے مؤلف کے فہم و بصیرت اور سیرت النبی ﷺ کے واقعات و احادیث پر گہری نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ علامہ قسطلانی نے سیرت نگاری کے دوران اس کا بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ اگر کسی مسئلے کے حوالے سے متعدد اقوال ہیں تو اُن تمام اقوال کو نقل کیا ہے، پھر اُن میں سے صحیح کو ترجیح دی ہے، جیسا کہ غزوہ ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ واضح کرتے ہوئے انہوں نے متعدد اقوال نقل کیے ہیں کہ اس جگہ پر موجود درخت کے سبب اس کو ذات الرقاع کہتے ہیں¹²، اُس جگہ کی زمین کچھ سفید اور کچھ سیاہ ہونے کی وجہ سے ذات الرقاع کہتے ہیں¹³، سفید اور سیاہ گھوڑوں کی وجہ سے ذات الرقاع کہتے ہیں¹⁴، اُس جگہ موجود پہاڑ کی وجہ سے ذات الرقاع کہتے ہیں¹⁵، یہ تمام اقوال نقل کرنے کے بعد امام عبد الرحمن السہیلی کی رائے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان سب اقوال میں سے صحیح قول وہ ہے جو امام بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ ہم چھ لوگ تھے اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے پس ہم اپنے پاؤں پر خرق یعنی کپڑوں کے چھتھرے لپیٹے لگے۔ اس وجہ سے اسے

ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔" 16

ایک سیرت نگار کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے تمام شعبہ ہائے زندگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالے۔ علامہ قسطلانی نے سیرت النبی ﷺ کے ہر پہلو کا احاطہ کیا ہے، ان کی سیرت نگاری کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ پڑھنے والا اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا، وجہ یہ ہے کہ انہوں نے استفہامیہ انداز اپنایا ہے، سیرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے اختصار کو مد نظر رکھا ہے، فقہی مسائل کے استنباط میں اشکالات کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کا حل بھی پیش کیا ہے۔ سیرت نگاری سے متعلق باطل نظریات کی تردید کی ہے، انہی خصوصیات نے علامہ قسطلانی کو عظیم سیرت نگاروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

iii۔ سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

عہد خلافت عثمانیہ میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق تالیفات میں سے "سبل الہدی و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد" کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتاب علمی حلقوں میں بڑی مقبولیت کی حامل ہے۔ عصر حاضر کے سیرت نگاروں نے اس کتاب سے بڑی حد تک استفادہ کیا ہے۔ ایک سیرت نگار کے لیے جن موضوعات کو احاطہ تحریر میں لانا ضروری ہوتا ہے، موصوف نے اپنی فن سیرت نگاری کی مظاہرہ کرتے ہوئے ان تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، حضور ﷺ کی پیدائش سے وفات تک سیرت کا احاطہ کیا ہے، اس ضمن میں مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں تصریح کی ہے، بیان ملاحظہ ہو:

"یہ ایسی کتاب ہے جسے میں نے تین سو سے زائد کتابوں سے منتخب کر کے لکھا ہے۔ میں نے اس میں

صحیح کے لیے جدوجہد کی ہے، میں نے آپ ﷺ کے فضائل کے بحر ناپید کنار سے چند قطرات کا

تذکرہ کیا ہے۔ میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل آپ ﷺ کی تخلیق، آپ کی

نبوت کی نشانیاں، آپ کے شمائل، آپ کی سیرت طیبہ، احوال، افعال اور اسفار کا تذکرہ کیا ہے۔ حتیٰ

کہ رب دو جہاں نے آپ کو حریم ناز میں بلالیا۔ وہاں آپ کو انعام و تعظیم سے نوازا۔" 17

مقدمہ تحریر کرنے کے بعد ابواب بندی میں پہلی جلد کا پہلا باب تخلیق محمدی ﷺ کے بارے میں لکھا، اپنے موقف کی تائید میں مختلف احادیث مبارکہ، آثار صحابہ ذکر کرنے کے علاوہ دیگر سیرت نگاروں کی کتب کے حوالہ جات بھی تحریر کرتے ہیں، ایک موضوع پر تمام دلائل تحریر کر لینے کے بعد آخر میں تنبیہات لکھتے ہیں، ان کا ایک خلاصہ تحریر کرتے ہیں، جو مسائل اخذ ہوتے ہیں، ان کو ترتیب کے ساتھ نقل کرتے ہیں، مدینہ منورہ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے احادیث اور آثار صحابہ ذکر کرنے کے بعد قاضی عیاض کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"وہ مقامات مقدسہ تعظیم کے مستحق ہیں جو وحی اور نزول قرآن سے آباد ہوئے۔ جہاں حضرت

جبرائیل اور میکائیل اترتے تھے۔ جہاں سے ملائکہ اور روح اوپر چڑھتے تھے جس کے میدان تقدیس تسبیح کے نعمات سے گونج اٹھے، جس کی خاک پاک پر سید البشر ﷺ کے قدم مبارک لگے۔ اسی مبارک مقام سے رب تعالیٰ کی کتاب زندہ، اس کا دین حق اور اس نبی پاک ﷺ کی سنت پاک پھیلی جن مدارس سے آیات الہیہ پھیلیں وہ مساجد، نمازیں، فضائل و خیرات کے مقدس مقامات، نشانیوں اور معجزات کے ظہور کے مقامات ہیں، جہاں دین کے احکام اترے اور مسلمانوں کے مشاعر پھیلے، جہاں سید المرسلین ﷺ کے قدم مبارک لگے۔ جہاں خاتم النبیین ﷺ ٹھہرے۔ جہاں سے نبوت کا سرچشمہ پھوٹا اور اس کے دھارے نکلے۔ رسالت کے اترنے کے مقدس مقامات وہ ہی ہیں اسی مقام کو یہ شرف ملا کہ اس کی خاک پاک کو آپ کے جلد پاک کو مس کرنے کا شرف ملا۔ یہ سارے مقامات اس امر کے مستحق ہیں کہ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے اور وہاں سے اٹھنے والی خوشبوئیں سونگھی جائیں۔ اس کے ٹیلوں اور دیواروں کو چوم لیا جائے۔¹⁸

مصنف غلط نظریات و عقائد کی تردید کرتے ہیں، بدعت کے حوالے سے علامہ تاج الدین کے موقف "ان الابتداع

فی الدین لیس مباحا" کا بھرپور محاکمہ کرتے ہیں، اس حوالے سے انہوں نے بدعت کی اقسام تحریر کی ہیں:

"أن البدعة لم تنحصر في الحرام والمكروه، بل قد تكون أيضاً مباحة و مندوبة و واجبة. قال النووي رحمة الله عليه في تهذيب الأسماء واللغات: البدعة في الشرع: هي ما لم يكن في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهي منقسمة إلى حسنة و قبيحة. وقال الشيخ عز الدين بن عبد السلام رحمة الله تعالى في القواعد: البدعة منقسمة إلى واجبة و إلى محرمة و مندوبة و مكروهة و مباحة."¹⁹

"بدعت کا انحصار صرف حرام اور مکروہ پر نہیں ہے بلکہ بدعت اسی طرح مباح، مندوب اور واجب بھی ہوتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تہذیب الاسماء واللغات" میں فرماتے ہیں شریعت میں بدعت اس عمل کو کہتے ہیں جو عہد رسالت مآب ﷺ میں نہ ہوا ہو اور یہ بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ میں تقسیم کی جاتی ہے۔ شیخ عز الدین بن عبد السلام اپنی کتاب قواعد الاحکام میں فرماتے ہیں بدعت واجب، حرام، مندوب، مکروہ اور مباح میں تقسیم ہوتی ہے۔"

مذکورہ اقتباس سے پتہ چلتا ہے، امام یوسف شامی نے بڑی محنت اور دلجمعی کے ساتھ اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ اس

کتاب کے بارے میں مترجم ذوالفقار علی ساقی نے امام شعرانی کے حوالے سے لکھا ہے:

"وہ ایک متقی اور پاکباز عالم دین تھے۔ وہ علوم کے بحر ذخار تھے۔ انہوں نے "السيرة النبوية" کتاب کو

ایک ہزار کتب سے تالیف کیا۔ لوگوں نے اس کی کتابت کی طرف خصوصی توجہ کی۔ انہوں نے اس

کتاب میں ایسا طریقہ اختیار کیا جو پہلے کہیں نظر نہیں آتا۔ انہوں نے شادی نہ کی تھی۔ اگر کوئی مہمان آجاتا تو وہ خود ہی اس کی خدمت پر کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ انتہائی شیریں گفتار تھے۔ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے۔ رات بھر قیام فرماتے۔ میں نے ان کے ہاں کئی راتیں گزاریں۔ میں نے دیکھا کہ وہ رات کے وقت بہت کم سوتے تھے۔ ان کا معمول یہ تھا کہ جب کوئی عالم دین وصال کر جاتا۔ جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے تو یہ قاضی کے پاس جاتے۔ اپنے وظائف میں سے اس کے یتیم بچوں کے لیے ماہانہ وظیفہ مقرر کرتے حتیٰ کہ وہ بچے جوان ہو جاتے۔ وہ حکومتی ملازمین سے کچھ بھی قبول نہ کرتے تھے اور نہ ہی ان کا کھانا کھاتے تھے۔²⁰

اس کتاب کے مصنف کا لقب شمس الدین، نام محمد بن یوسف، کنیت ابو عبد اللہ اور نسبت شامی ہے۔ شام کے دار الخلافہ دمشق کے نواحی گاؤں "صالحیہ" میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے آبائی ملک شام کو چھوڑ کر مصر جیسے علمی شہر کو اپنا مسکن بنایا۔ اسی شہر میں اپنی ساری زندگی گزار دی۔ انہوں نے پوری زندگی شادی نہیں کی تھی²²، تنہا زندگی بسر کرنے کو ترجیح دی۔ آپ ایک پُر وجاہت شخصیت کے مالک، خوش گفتار، باحیاء، عابد و زاہد، عالم با علم، امراء و حکام سے بے نیاز اور یتیموں کے خیر خواہ تھے۔ اگر کوئی اُن کے پاس مہمان آجاتا تو خود کھانا بنا کر اس کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔²³ اپنے زمانے کے جید علماء و مشائخ سے علوم و فنون حاصل کیے۔ اُن میں علامہ جلال الدین سیوطی، شہاب الدین قسطلانی، شیخ شاہین بن عبد اللہ خلوتی مصری، شجاع الدین عمر بن عبد اللہ خلوتی، ابو زکریا شرف الدین یحییٰ المنادی اور برہان الدین بن یوسف قابل ذکر ہیں۔²⁴ آپ مختلف علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کے علمی مقام و مرتبہ کی بہت سے علماء کرام نے تعریف کی ہے۔ چنانچہ بیٹھی نے یوں نقل کیا ہے:

"صاحبنا الشیخ العلامة الفہامة الثقة المطلع والحافظ المتبع"²⁵

"ہمارے ساتھی شیخ علامہ، نیک، بہت سمجھنے والے، معتبر، معلومات رکھنے والے اور ایسے حافظ

حدیث تھے جن پیروی کی جاتی ہے۔"

انہوں نے علم سے فراغت کے بعد درس و تدریس میں مشغولیت اختیار کی۔ اپنی زندگی کا بڑا حصہ تصنیف و تالیف میں بسر کر دیا۔ انہوں نے بڑی مستند کتب تالیف کیں، اُن میں "الآیات الاباہرة فی معراج سید اہل الدنیا و الآخرة"، "الاتحاف بتمیز ماتبع فیہ البیضاوی صاحب الکشاف"، "اتحاف الراغب الولی فی ترجمة الاوزاعی"، "اتحاف الاریب بخلاصة الاعراب"، "تفضیل الاستفادة من بیان حکمتی الشهادة"، "الجامع الوجیز الاخادم للغات القرآن العزیز"، "الجواهر النفائس فی تجریر کتاب العرائس"، "رفع القدر و مجمع الفتوة فی شرح الصدر و خاتم النبوة"، "شرح الاجر و میة"، "عقود الجمال فی مناقب ابی حنیفة النعمان"، "عین الاصابة فی معرفة الصحابة"، "الفتح الرحمانی فی شرح ابیات الجرجانی فی الکلام"، "کشف اللبس فی رد الشمس"، "مختصر المسئی بالآیات البینات"، "مرشد السالک الی الفیة ابن مالک"، "النکت علی الالفیة"،

"النکت المهمات من الکلامم علی الانبیاء و البنین و البنات"، "وجوب فتح همزة" اور "وکسرهما و جواز الامین" بڑی شہرت کی حامل ہیں۔ آپ معاشرے کے ایک فعال رکن تھے۔ انہوں نے خدمت خلق کو اپنا مشن بنالیا ہوا تھا۔ آپ کے حالات زندگی لکھنے والوں نے آپ کے سن وفات ۹۴۲ھ نقل کیا ہے۔^{۲۶}

iv۔ انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون

سیرت النبی ﷺ سے متعلق لکھی جانے والی یہ معتبر کتاب خلافت عثمانیہ کے علمی و فکری دور کی یاد گار ہے۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے، عربی زبان میں لکھی گئی ہے، اس کا اردو زبان میں ترجمہ مولانا محمد اسلم قاسمی نے کیا ہے، اردو ترجمہ شدہ کتاب شکیل پریس کراچی کی طرف سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔ زیر بحث کتاب کی وجہ تالیف مصنف نے خود کتاب کے مقدمہ میں ذکر کی ہے، اس ضمن میں انہوں نے سیرت کے موضوع پر دو کتابوں کے اسلوب تحریر کو بیان کیا ہے، اُن میں ایک بہترین کتاب "عیون الاثر" ہے، اس کے مؤلف ابن سید الناس نے اسناد احادیث کے ذکر کو بہت طول دیا ہے، اس وجہ سے محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہے، لیکن پست ہمتی کے باعث اس کتاب کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے۔ دوسری کتاب سیرت الشمس الثامی ہے، اس کتاب میں مصنف نے کچھ ایسی چیزیں شامل کر دی ہیں، جن کو اہل علم سب ہی جانتے ہیں، مثلاً معاد وغیرہ۔ حالانکہ سیرت کی کتابوں میں عموماً سوائے من گھڑت روایتوں کے تمام انواع کی روایات نقل کر دی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مضامین دقیق ہونے کے باعث لوگوں نے نظر انداز کیا ہے، علامہ حلبی کہتے ہیں کہ میں نے یہ جان کر ارادہ کیا کہ ان دونوں کتابوں کا خلاصہ لکھا جائے، وہ عمدہ اور خوش اسلوب ہو، مشائخ کے ہاں بڑے اہتمام کے ساتھ پڑھا جاسکے۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ارادہ کیا تو ایسے میں مجھے ابو عبد اللہ محمد بکری نے اس کام کو مکمل کرنے کا حکم دیا، میں نے اس امر کو اُن کی جانب سے تکمیل کام کی بشارت تصور کیا، سبب تالیف ذکر کرنے کے بعد توضیح اصطلاحات و علامات بیان فرمائی ہیں۔

اس کتاب کا شمار سیرت کی معتبر کتب میں ہوتا ہے، اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بعد کے سیرت نگاروں نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے، سید امیر علی نے اپنی سیرت کی کتاب کے مقدمہ میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس کے زیادہ تر استعمال ہونے والے ماخذ میں سیرت حلبیہ بھی شامل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"پیغمبر اسلام کے سوانح حیات اور رسالت کا جو خاکہ میں نے کھینچا ہے وہ کسی حد تک ابن ہشام کی سیرت رسول ﷺ پر مبنی ہے اور کسی حد تک ابن الاثیر کی ضخیم تاریخ الکامل، طبری کی تاریخ الامم والملوک اور حلبی کی انسان العیون اور دیگر کتابوں پر مبنی ہے"^{۲۷}

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ضیاء النبی ﷺ اور محمد قوام و شنوی نے حیات النبی ﷺ و سیرتہ^{۲۹} میں بکثرت سیرت حلبیہ سے بہت استفادہ کیا ہے، پیر محمد کرم شاہ نے نہ صرف اس کتاب سے استفادہ کیا ہے بلکہ مصنف کے لیے تعریفی

کلمات کا استعمال بھی کیا ہے، اسی طرح کے بہت سے شواہد سے سیرت حلبیہ کے بارے یہ رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ کتب سیرت میں اُسے اہم مقام حاصل ہے، اس سے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے فائدہ اٹھانے کے لیے فکری اختلاف کو رکاوٹ نہیں بنایا۔ سیرت حلبیہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا بہت سے لوگوں نے خلاصہ لکھا ہے، اُن میں احمد بن محمد المعروف عبدالغنی کا: "مختصر السیرۃ الحلبیہ"³⁰، احمد بن عبدالکریم الغزلی کا "اختصار السیرۃ النبویۃ للشیخ علی حلبی"³¹، احمد بن ابی بکر کا "خلاصۃ الاثر فی سیرۃ سید البشر" اور تاج الدین قلوبی کا "اتحاف البریۃ بمنتی السیرۃ الحلبیہ"³² شامل ہیں۔

آپ کا اصل نام علی بن ابراہیم حلبی شافعی ہے، آپ کا آبائی گاؤں حلب ہے، اُسی نسبت سے حلبی کہلاتے تھے، 975ھ کو مصر میں پیدا ہوئے، آپ کا شمار دسویں اور گیارہویں صدی ہجری کے مایہ ناز سیرت نگاروں میں ہوتا ہے۔ فقہی مسلک کے اعتبار سے شافعی تھے، اپنی ساری زندگی تحصیل علم اور فروغ علم میں بسر کر دی، وسعت مطالعہ کی وجہ سے اپنے ہم عصر علماء پر فضیلت و برتری رکھتے تھے، تذکرہ نگاروں نے آپ کے علم و مرتبہ کی بہت تعریف کی ہے، اپنے دور میں علم کا پہاڑ سمجھے جاتے تھے، تقویٰ و پرہیز گاری جیسی اعلیٰ صفات کے مالک تھے، طبعاً خوش مزاج انسان تھے، بہت سی کتب تصنیف کیں، اُن میں اکثر شروحات سے متعلق ہیں، اُن میں لیلۃ النصف من الشعبان، قصیدہ بردہ، مختصر الزہر لسیوطی، مطالع البدور فی الجمع بین القطر و الشذور، التحفة السنیۃ شرح الاجردمیہ، غایۃ الاحسان بوصف من لقبہ من ابناء الزمان، حسن اصول الی لطائف حکم الفصول، مہاسن السنیہ عن الرسالۃ القشیریہ، جامع الازہر لماتفرق من ملح الشیخ الاکبر، النفخۃ العویہ من الاجوبۃ الحلبیہ، النصیحة العلویہ فی بیان حسن الطریۃ الاحمدیہ، المختار من حسن الثناء فی العفو عن جنائ اللطائف من عوارف المعارف، تحریر المقال فی بیان وحدۃ من نحو لا الہ الا اللہ وحدہ من ای انواع الحال، الطرز المنقوش فی اوصاف الحیوش، صبابۃ الصبابۃ مختصر دیوان الصبابہ، انقاد المنہج لمختصر الفرج، متن فی التصرف، حسنات الوجنات، النواضر من الوجوہ والنظائر اور اعلام الناسک باحکام المناسک کی شرح شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی کتب کے مصنف ہیں، اُن میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "سیرت حلبیہ" ہے۔ یہی کتاب آپ کی وجہ شہرت ہے۔³³

v۔ نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض

نسیم الریاض قاضی عیاض کی معروف کتاب "کتب الشفاء" کی شرح ہے، سیرت النبی ﷺ کی کتب میں کتب الشفاء کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ کتاب فصیح اور مدلل انداز میں لکھی گئی ہے۔ علماء نے اس بات کی خوب وضاحت کی ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر اس کتاب کی نظیر موجود نہیں ہے۔ اس معتبر کتاب کی شرح لکھنے میں شہاب الدین خفاجی نے بڑی محنت اور لگن سے کام کیا ہے، یہ کتاب چار جلدوں میں دار الکتب العلمیہ بیروت کے زیر اہتمام شائع ہو چکی

ہے۔ شارح کا نام شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی ہے، خفاج قبیلہ سے تعلق کی بنیاد پر آپ کو خفاجی کہا جاتا ہے۔ آپ کی مصر میں نشوونما ہوئی، تعلیم حاصل کرنے کے بعد بلادِ روم چلے گئے، وہاں سلطان مراد ثانی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آپ کو سلاویکا کا قاضی مقرر کیا، بعد ازاں مصر میں قاضی کے رتبے پر فائز ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد شام چلے گئے، لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف میں مشغول رہے، مجموعی حوالے سے جو کتب تالیف کیں، اُن میں "امالی الشہاب الخفاجی"، "شرح الفرائض"، "حديقة السمر"، "خبایا الزوایا فیما فی الرجال من البقایا"، "دیوان الادب"، "ریحانة الالباء"، "شرح درة الغواص"، "شفا الغلیل" اور "نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض" شامل ہیں۔³⁴

vi- نظم السیرة

عہد خلافت عثمانیہ میں منظوم صورت میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق کتاب "نظم السیرة" بڑی اہمیت کی حامل ہے، یہ 63 اشعار پر مشتمل ہے۔³⁵ بعد ازاں ترکی زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا، یہ کتاب ترکوں میں "سیر حلبی" کے نام سے معروف ہے۔ اس کے مصنف کا نام ابراہیم بن مصطفیٰ حلبی ہے، وہ اپنے زمانے میں محدث کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، 1190ھ کو حلب میں پیدا ہوئے، حنفی المسلک تھے، حلب اور قاہرہ میں تعلیم حاصل کی، بعد ازاں قسطنطنیہ چلے گئے، یہاں ہی وفات پائی، تالیفات میں تحفة الاخیار، شرح جواهر الکلام، حاشیة علی الدر المختار فی فقہ الحنفیہ، الحلۃ الصافیة فی علمی العروض و القافیة اور اللمعة شامل ہیں۔

vii- اشراق مصابیح السیر المحمدیہ بمزج سرار المواہب اللدنیہ

یہ کتاب "المواہب اللدنیہ" کی ایک جامع اور محققانہ شرح ہے، اپنی اہمیت کے پیش نظر ایک شرح ہونے کے ساتھ مستقل سیرت کی کتاب کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہ کتاب دار الکتب العلمیہ کی جانب سے 1996ء میں بارہ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس شرح کا اصل نام "اشراق مصابیح السیر المحمدیہ بمزج سرار المواہب اللدنیہ" ہے۔³⁶ یہ کتاب مصنف کے علم و فضل کا نچوڑ ہے، انہوں نے اس میں موجود خفیہ رموز کی توضیح کی ہے۔ متن کو سامنے رکھتے ہوئے کلامی، فقہی، لغوی، نحوی اور اصولی وضاحت کی ہے۔ انہوں نے مصادر و مراجع اور بعض مقامات پر اغلاط کی نشاندہی کی ہے، موضوع و من گھڑت روایات کی تشریح کی ہے، متن میں پیدا ہونے والے اشتباہ کو دور کیا ہے، اگرچہ یہ شرح سیرت سے متعلق ہے لیکن اس کے باوجود بہت سے مقامات پر فقہی مباحث نظر آتے ہیں۔ بطور نمونہ اقتباس ملاحظہ ہو:

"(و) لذا قال المصنف: (هذا موافق لمذهبنا) ای: السافعیة، ان سب الرسول ردة (لکن

قال العلامة) شیخ السلام (البساطی) قاضی القضاة الملكية شمس الدین محمد بن

احمد بن عثمان، ولد سنة ستین وسبع مائة. برز فی الفنون ودرس بالشیوخونية وغیرها

وصنف تصانیف ومات فی رمضان سنة اثنتین واربعین (منالملکیہ) فی شرح المختصر"³⁷

درج بالا اقتباس سے شارح کے اسلوب سے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ بریکٹ میں امام قسطلانی کا متن ہے جبکہ بریکٹ کے باہر علامہ زر قانی کی شرح ہے۔ زیر تبصرہ نسخہ میں اوپر المواہب اللدنیہ کا متن ہے، جبکہ نیچے حاشیہ میں شرح الزر قانی ہے، شرح میں بھی شرح سے پہلے متن کے ہر ٹکڑے کو قوسین میں درج کیا گیا ہے۔

اس کے مصنف کا نام ابو عبد اللہ شہاب الدین عبد الباقی زر قانی ہے۔ وہ مصر کے ایک علاقہ منوف میں زر قان نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، اس گاؤں کی نسبت سے زر قانی کہلائے جاتے ہیں، ابتدائی تعلیم اپنے باپ سے حاصل کی، مالکی فقہ کے پیروکار تھے، بہت سی کتب تالیف کی ہیں، زیادہ تر شرحیں لکھیں ہیں، اُن شروحات میں "شرح مؤطا امام مالک"، "شرح علی مختصر الخلیل"، اور "شرح المنظومة الیقونیة" قابل ذکر ہیں۔

viii۔ الانوار المحمدیہ

یہ سیرت پر مشتمل ایک عظیم کتاب ہے۔ یہ شہرہ آفاق تصنیف در حقیقت "المواہب اللدنیہ" کی تلخیص ہے۔ علامہ قسطلانی المواہب اللدنیہ میں بہت سے ایسے مسائل زیر بحث لائے ہیں، جن سے ایک عامی آدمی کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا، اس لیے علامہ نبھانی نے اس کتاب کو مختصر کر کے عام لوگوں کے فہم کے مطابق آسان بنادیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ پہلو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا کوئی پہلو لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہ رہے، اس اعتبار سے یہ ایک جامع تلخیص ہے۔ یہ کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ مکتبہ نبویہ لاہور کی جانب سے شائع ہو چکی ہے، اس کا ترجمہ پروفیسر غلام ربانی عزیز نے کیا ہے۔ مضامین سیرت کو دس مقاصد میں تقسیم کیا ہے، پہلا مقصد احترام رسول، آپ ﷺ کا نسب، دوران حمل علامات، ولادت، تربیت، رضاعت، ہجرت، سرایا، غزوات، لشکر کشی اور سیرت بیان کی ہے، یہ بالترتیب پیدائش سے وفات تک ہے۔ دسویں مقصد میں حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، آپ کے روضہ و مسجد کی زیارت، یوم آخرت میں آپ کے فضائل، شفاعت، مقام محمود اور جنت میں اعلیٰ درجات ایسے موضوعات کا ذکر کیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی ہے۔ وہ اپنے دور کے نامور سیرت نگار ہیں، 1266ھ میں شام کے ایک گاؤں اجزم میں پیدا ہوئے، نبھان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے³⁸، اسی نسبت سے نبھانی کہلائے۔³⁹ اپنے والد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی، جامعہ ازہر سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، تحصیل علم کے بعد نابلس میں قاضی مقرر ہوئے، بعد ازاں استنبول چلے گئے۔⁴⁰ وہاں جاکر ادارہ "الجواب" میں شامل ہو گئے، 1294ء میں شام واپس آ گئے اور کوی منبج میں قاضی کا عہدہ سنبھال لیا۔ موصل، دیار بکر، بغداد، استنبول، حلب، سامرا، شہر وز اور بیت المقدس کے سفر کیے۔ ایک طویل عرصہ مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ سنت کی تعریف اور بدعت کے رد میں پانچ سوا شعاع پر مشتمل ایک قصیدہ لکھا، اُس میں چند با اثر شخصیات کا تذکرہ کیا، اس کے نتیجے میں آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کے خلاف انتقامی کاروائی ایک سازش کا نتیجہ تھی۔ آپ پر الزام لگایا گیا کہ آپ نے عوام کو سیاسی و مذہبی طور پر غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے برعکس آپ نے کتب

اور قصائد کے ذریعے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کا دفاع کیا تھا۔ اور بعض مسیحی حضرات کی طرف سے اسلام کے خلاف چلائی جانے والی مہم کا علمی و عقلی دلائل سے رد کیا تھا۔ آپ نے سنت کا دفاع کیا اور بدعت کی تردید کی۔ آپ نے اجتہاد کے نام پر بدعات کے جواز کو تلاش کرنے کی کوششوں کو بھی ناکام کیا۔⁴¹

آپ کی تصنیفات کی فہرست کافی طویل ہے،، اُن میں "الشرف المؤید لآل محمد ﷺ"، "وسائل الوصولی الی شمائل الرسول"، "افضل الصلوات علی سید السادات"، "الانوار المحمدیہ مختصر المواہب اللدنیة"، "النظم البدیع فی مولد الشفیع"، "طیبة الغراء فی مدح سید الانبیاء مع حاشیتها"، "الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین"، "الاحادیث الاربعین من امثال افصح العالمین"، "سعادة المعاد فی موازنة بانة سعاد"، "حجة الله علی العالمین فی معجزات سید المرسلین"، "خلاصة الکلام فی ترجیح دین الاسلام"، "سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین"، "رسالة فی مثال النعل الشریف"، "صلوات الثناء علی سید الانبیاء"، "قصیده القول الحق فی مدح سید الخلق"، "هادی المرید الی طرق الاسانید"، "قصائد، السابقات الجیاد فی مدح سید العباد"، "جامع الصلوات و مجمع السعادات"، "الفضائل المحمدیة"، "الورد الشافی مختصر الحصن الحصین"، "المذوجة الغراء فی الاستغاثة باسماء الله الحسنى"، "الصلوات الالفیة فی الکمالات المحمدیة"، "ریاض الجنة فی اذکار الکتاب و السنة"، "الاستغاثة الکبری باسماء الله الحسنى"، "المجموعة النبہانیة فی المدائح النویة مع حاشیتها"، "الخلاصة الوفیة فی رجال المجموعة النبہانیة"، "الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع"، "صلوات الاختیار علی النبی المختار"، "ارشاد الحیاری فی تحزیر المسلمین من مدارس النصارى"، "الاسالیب البدیعة فی فضل الصحابة و اقناع الشیعة"، "السهام الصائبة لاصحاب الدعدای الکاذیة"، "جامع کرامات الاولیاء"، "هدایة الرحمن فی الرد علی هداية الشیطان"، "قصیده الرائیة الکبری"، "قصیده الرائیة الصغری"، "جواهر البحار فی فضائل النبی المختار"، "شواهد الحق فی الاستغاثة بسیدا لخلق"، "الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعة امیر المومنین"، "نجوم المهتدین فی معجزاته و الرد علی اعداءه اخوان الشیاطین"، "احسن الوسائل فی نظم اسماء النبی الکامل"، "البرهان المسدد فی اثبات نبوة سیدنا محمد ﷺ"، "کتاب الاسماء فی ما لسیدنا محمد ﷺ من الاسماء"، "اتحاف المسلم"، "مختصر ریاض الصالحین للنووی"، "منتخب الصحیحین"، "تهذیب النفوس فی ترتیب الدروس"، "اربعین فی فضل عثمان"، "اربعین فی فضل ابی بکر و عمر و غیرهما"، "اربعین فی فضل ابی بکر"، "اربعین فی فضائل عمر"، "اربعین فی فضائل علی"، "قرّة العینین علی منتخب الصحیحین"، "قرّة العینین من البیضاوی والجلالین"، "جامع الثناء علی الله وهو یشتمل علی جملة من احزاب اکابر الاولیاء"، "مفرح الکروب"، "جرب الاستغاثات"، "حسن الشرعة فی مشروعة صلوة الظهر بعد جمعة"، "الرحمة المهداة فی فضل الصلاة"، "دلیل التجار الی اخلاق الاختیار"، "سبیل النجاة"، "التحذیر من اتخاذ الصور و التصوير"، "تنبیہ الافکار محکمة اقبال الدنیا علی الکفار"، "سعادة الانام فی اتباع دین الاسلام"، "الاربعین من احادیث سید المرسلین"، "العقود اللولیة فی المدائح النبویة، دیوان المدائح"، "البشائر الایمانیة فی المبشرات المنامیة، الدلالات الواضحات"، "المبشرات"، "کتاب الاذکار" اور "کتاب البرزخ" شامل ہیں۔

خلاصہ بحث

پیش کردہ معروضات کا خلاصہ یہ ہے کہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت پر لکھا گیا ہے۔ عہد نبوی ﷺ سے لے کر آج تک مختلف ادوار حکومت میں اس موضوع پر لکھا جاتا رہا ہے۔ خلافت عثمانیہ کے وسیع تر دور میں سیرت النبی ﷺ پر بڑے دگلداز اور عمدہ انداز میں کتب تالیف کی گئی ہیں۔ اس سے اس دور کے محدثین کی اس موضوع سے وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے سیرت النبی ﷺ کے تمام پہلوؤں پر مستقل تحریرات مرتب کیں ہیں، انہوں نے سیرت نگاری کے ارتقا میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس دور کے سیرت نگاروں کی خصوصیت رہی ہے کہ انہوں نے فارسی، ترکی اور عربی تینوں زبانوں میں رسول اللہ ﷺ کے حالات زندگی کو تحریر کیا ہے۔ بعض سیرت نگاروں نے قدیم کتب سیرت کی تشریحات لکھی ہیں۔ سیرت النبی ﷺ سے استفادہ کو آسان بنانے کے لیے رسالہ جات تحریر کیے گئے، نثری سیرت نگاری کے ساتھ ساتھ عثمانی شعراء نے بھی نبی کریم ﷺ کی سیرت کو منظوم شکل میں بیان کیا ہے۔ سطور بالا میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے منتخب عربی کتب سیرت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ علمی دنیا میں ان سے استفادہ کیا جاسکے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1۔ مبارک پوری، قاضی اطہر، تدوین سیر و مغازی، شیخ الہند اکیڈمی، دارالعلوم دیوبند، 1410ھ، ص 171
- 2۔ ملاحظہ ہوں: عروہ بن زبیر، مغازی رسول اللہ ﷺ، محقق: ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی، مترجم: محمد سعید علوی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1987ء، ص 24؛ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، مطبع استنبول، ترکی، 1943ء، 2/1012
- 3۔ فقیر سید عبدالاحد شاہ ترمذی، السیرۃ المحقق ماخذ الموفق، الوثائق، لاہور، 2014ء، ص 9
- 4۔ سورہ احزاب: 6/60
- 5۔ عائشہ باعونیہ، البدیعیہ و شرحھا الفتح المبین فی مدح الامین، تحقیق: عادل عزوی و عباس ثابت، دارکنان للنشر والتوزیع، دمشق، 2009ء، ص 27
- 6۔ شیخ نجم الدین محمد غزی، الکواکب السائرۃ باعیان المائتہ العاشرۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1997ء، ج: 1، ص: 288
- 7۔ خیر الدین زرکلی، الاعلام، دار العلم للملائین، بیروت، لبنان، ج: 3، ص: 241
- 8۔ ثروت صولت، ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ، مکتبہ جدید پریس، لاہور، 2014ء، ج: 2، ص: 95
- 9۔ غزی، نجم الدین بن محمد (1650ء)، الکواکب السائرۃ باعیان المائتہ العاشرۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ج: 1، ص: 127
- 10۔ عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد الحنبلی، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب، دار السنون الثقافية العامہ، بغداد، 1988ء، 8/122
- 11۔ قسطلانی، احمد بن محمد شہاب الدین، المواہب اللدنیۃ بالمخ المحدثۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1996ء، 1/231
- 12۔ ابن ہشام، عبد الملک، السیرۃ النبویۃ، تحقیق: مصطفیٰ السقا، ابراہیم الابیاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 1995ء، 3/226
- 13۔ ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 1/280
- 14۔ ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد التیمی، کتاب الثقات، تحقیق: ابراہیم شمس الدین، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1998ء، 1/96

- 15- واقدی، محمد بن عمر، کتاب المغازی، تحقیق: مارسدن، جونس، مطبع جامع آکسفورڈ، 1966ء، 1/395
- 16- قسطلانی، المواہب اللدنیۃ بالسخ المحدث، 1/231
- 17- محمد بن یوسف صالحی شامی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، مترجم: ذوالفقار علی ساقی، زاویہ پبلشرز، لاہور، 2015ء، 1/34
- 18- ایضاً، 12/498
- 19- ایضاً، 1/370
- 20- ایضاً، 1/33
- 21- یہ گاؤں دمشق کے قریب قاسیون نامی بلند پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ قدیم زمانے میں اسے "ربیع النخل" اور "قریۃ الجبل" کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ اس کے دامن میں انبیاء کرام علیہم السلام اور دیگر اولیاء کی قبریں موجود تھیں۔ اصحاب کھف کی قبریں بھی اسی جگہ موجود ہیں۔ (احمد بن علی النینی (م: 1172ھ)، الاعلام بفضائل الشام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1987ء، ص 73)
- 22- الشعرانی، عبد الوہاب بن احمد، الطبقات الصغریٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1996ء، ص 65
- 23- ایضاً، ص 65
- 24- الکتانی، عبد الحی بن عبد الکبیر، فہرس الفہارس، دار ابن حزم، بیروت، 1408ھ، 2/1062
- 25- البیہقی، احمد بن حجر، الخیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان، النشر والتوزیع، بیروت، 1993ء، ص 10
- 26- عبد الحی بن العباد، شذرات الذهب فی اختیار من ذہب، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1987ء، 7/250
- 27- سید امیر علی، روح اسلام، مترجم: محمد ہادی حسین، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1986ء، ص 3
- 28- الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1/47، 79، 80، 348، 480
- 29- وشنوی، محمد قوام، حیاۃ النبی و سیرتہ، دار الاسوۃ، المستطریۃ او قاف، ایران، 1416ھ، ص 200، 33، 40، 56، 66، 303، 29
- 30- بغدادی، اسماعیل پاشا، ہدایۃ العارفین، مکتبہ الاسلامیہ والجمعہ فی تبریزی، تہران، 1974ء، 1/90
- 31- مرادی، محمد خلیل آفندی، سلك الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، دار ابن حزم، بیروت، 1408ھ، 1/76
- 32- بغدادی، اسماعیل پاشا، ایضاح المکنون، مکتبہ الاسلامیہ والجمعہ فی تبریزی، طہران، 1974ء، 1/16
- 33- محمد بن فضل اللہ محبی، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، دار صادر، بیروت، 3/124
- 34- شہاب الدین احمد خفاجی، نسیم الریاض فی شفاء القاضی عیاض، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 2001ء، 1/10
- 35- زرکلی، الاعلام، 1/74
- 36- عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، النشر والتوزیع، بیروت، 1993ء، 10/102
- 37- زرقاتی، محمد بن عبد الباقی بن یوسف، شرح العلامة الزقاتی علی المواہب اللدنیۃ بالسخ المحدث، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1996ء، 2/461
- 38- محمد عبد الحی کتانی، فہرس الفہارس، 2/1108
- 39- زرکلی، اعلام، 8/218
- 40- کحالہ، معجم المؤلفین، 3/276
- 41- نبھانی، یوسف بن اسماعیل، الدلالات الوضحات، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1996ء، ص 139